

نہ لانی چاہیے، کیونکہ  
 یہ بھی گلے ہی کی  
 ایک صورت ہے۔  
 ۲۔ میں گلے  
 شکوے سے اس  
 طرح بھرا ہوا ہوں  
 جیسے باجراگ سے  
 بھرا ہوتا ہے۔ اُسے  
 چھیڑتے ہی نغے  
 نکلنے لگتے ہیں۔ مجھے  
 بھی ذرا چھیڑ کر تماشا  
 دیکھیے، گلے شکوے  
 کیونکر شروع ہو جاتے  
 ہیں اور شروع ہو  
 جائیں گے تو اُن کا  
 سلسلہ ختم ہی نہ  
 ہوگا۔  
 یہ مضمون مرزا  
 نے ایک اور شعر  
 میں بھی باندھا ہے:  
 ہوں ہر پاسا زائنگ شکایت  
 بے یی ہرگز کہ دو گویں نہ پھیرے

عشق کی راہ میں ہے چرخِ مکو کب کی وہ چال  
 سست رو جیسے کوئی آبلہ پا ہوتا ہے  
 کیوں نہ ٹھہریں بدلتی ناوکِ بیداد کہ ہم  
 آپ اٹھا لاتے ہیں گم تیر خطا ہوتا ہے  
 خوب تھا پہلے سے ہوتے جو ہم اپنے بدخواہ  
 کہ بھلا چاہتے ہیں اور بُرا ہوتا ہے  
 نالہ جاتا تھا پرے عرش سے میرا اور اب  
 لبِ نک آتا ہے، جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے  
 خامہ میرا کہ وہ ہے بارِ بد بزمِ سخن  
 شاہ کی مدح میں یوں نغمہ سرا ہوتا ہے  
 اے شہنشاہِ کواکب سپہ و مہرِ علم!  
 تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے  
 سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجے  
 تو وہ لشکر کا ترے نعل بہا ہوتا ہے  
 ہر مہینے میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال  
 ہر مہینے میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال